مسائل واحکام

قربانی کے فضائل واحکام

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ اشاعت نمبر 89

شائع کردہ مرحبا اکیڈمی

يا الله مدد

صلى كلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

حق چار یار

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

قربانی

کے فضائل واحکام

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلۂ اشاعت نمبر 89

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: قربانی کے فضائل واحکام

سلسلہ اشاعت: 89 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 24

قیمت: 40 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 11 رمضان المبارک 1444ھ 2 اپریل 2023ء بروز اتوار

ناشر: مرحبا اکیڈمی، بن حافظ جی، ضلع میانوالی 0302-5104304

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

قربانی کے فضائل واحکام 5
قربانی اور قرآن 5
قربانی اور حدیث 6
(۹) قربانی کے ہر بال کے بدلہ ثواب 9
حضرت علیؓ کو قربانی کی وصیت 10
قربانی کے تین دن ہیں 10
گائے اور اونٹ میں سات آدمی کی قربانی 11
(۱۱) قربانی کے لیے صحابہ کرامؓ میں ریوڑ کی تقسیم 11
شرائط وجوب قربانی 12
قربانی کے جانور 12
جن کی شرکت سے کسی کی قربانی نہیں ہو گی 13
جانور کی عمر 13
قربانی کے اوقات 14
گوشت اور کھال کا حکم 15
تکبیرات تشریق 16
عید کی سنتیں 16
نماز عید کی نیت 17
نماز عید کا طریقہ 17
خطبہ 18
قربانی کے جانوروں کے نقائص وعیوب اور ان کے شرعی احکام 18
بیماری وغیرہ کی صورت میں شرعی حکم 22
قربانی کے دن تک مستحب عمل 22
قربانی کی استطاعت نہ ہو تو مستحب عمل 23

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

خدامِ اہلِ سنت میدانِ عمل میں

ازقلم: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۲ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ.....31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے

ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشر، جانِ جہاں، محبوب خدا
ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے

اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلِؓ نبیؐ پر ہم قرباں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے

یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے
جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے

سب یار نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں
یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے

فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ
میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے

سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی
سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے

قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں
ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے

اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں
اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے

مزدور وکساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے
قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے

اسلام ہے دیں اس خالق کا، انساں کو جس نے پیدا کیا
ہر ذرّہ ذرّہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے

یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے
ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے

تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہ
میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے

اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے
ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہرؔ بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰہ پرچم حق لہرائیں گے

قربانی کے فضائل واحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

قربانی اور قرآن

قربانی اسلام کی عظیم الشّان عبادت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مرتبہ (آٹھ سورتوں میں) خداوند کریم نے قربانی اور متعلقات قربانی اس کی اہمیت اور حکمت و فلسفہ، مختلف امتوں میں اس کی شکل و صورت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور امت مسلمہ ملت ابراہیمی کے لیے اسے دینی شعار اور امتیازی نشان قرار دیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

(ا) وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ؕ[1]

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی تا کہ وہ اللہ کے دیے

---

[1] سورۃ الحج آیت نمبر ۳۴

گئے مویشیوں پر اس کا نام بلند کریں۔

قربانی کی حکمت اور فوائد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

(۲) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا مگر اس کے ہاں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

سورۃ الکوثر میں واضح اور قطعی حکم:

(۳) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ﴿۲﴾[2]

ترجمہ: پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قربانی اور حدیث

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُّضَحِّيْ

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ دس برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور برابر قربانی کرتے رہے۔[3]

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَ يَنْحَرُ

[1] سورۃ الحج آیت نمبر ۳۷

[2] سورۃ الکوثر آیت نمبر ۲

[3] جامع الترمذی ج۱، ص ۲۷۷

بِالْمُصَلّٰی۔ (رواہ بخاری۔ مشکوٰۃ باب قربانی کا بیان)

(ترجمہ) حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ عید قربان کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) عید گاہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَھُمَ بِیَدِہٖ وَ سَمّٰی وَ کَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ (متفق علیہ)

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں گندم گوں رنگ کے دو مینڈھے قربان کیے۔ (بخاری)

(۴) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَلَمَّا کُنَّا بِمِنًی اُتِیْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالُوْا ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَزْوَاجِہٖ بِالْبَقَرِ

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پھر جب ہم منیٰ میں پہنچے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (بخاری شریف)

خادم السنۃ حافظ عبد الوحید الحنفی

(۵) یَا اَیُّھَا النَّاس ان عَلی کل اَھْل البَیْت فِی کُل عَام اضحِیَہ

(ترجمہ) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہر صاحبِ وسعت گھر والے پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے۔(ابن ماجہ نمبر ۲۳۳)

(۶) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔

(ترجمہ) حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ دی وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(ابن ماجہ)

(۷) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَ اَنَّہٗ لَیَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِھَا وَ اَظْلَافِھَا وَ اِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ الْمَکَانِ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا۔[1]

(ترجمہ) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ عید قربان کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کے جانور کے سینگ، بال، سم تک اعمالِ حسنہ کو

[1] رواہ الترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ شریف حدیث ۱۳۸۶۔

بھاری کر دیں گے۔ اس کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتے ہیں۔ تو طیب نفس (دل کی خوشی) سے قربانی کرتے رہو۔

(۹) قربانی کے ہر بال کے بدلہ ثواب

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ[1]

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

حضور ﷺ نے فرمایا: جتنے بال قربانی کی بکری میں ہوں گے اس کے ہر بال کے بدلے تمہارے لیے نیکی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اور بھیڑ میں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: بھیڑ میں بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

سبحان اللہ کیا ٹھکانہ ہے رحمت خداوندی کا کہ اتنی بڑی دولت میسر

[1] رواہ مسند احمد و ابن ماجۃ

ہو اور پھر بھی مسلمان کوتاہی کرے۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ قربانی اگر اس پر واجب نہ بھی ہو تب بھی ثواب اور نیکیوں کا یہ خزانہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔

حضرت علیؓ کو قربانی کی وصیت

عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُّضَحِیُّ بِکَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِیَّ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیُّ عَنْهُ[1]

حنش کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو دو دنبے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ یعنی دو دنبے کیے ہیں۔ تمہارے لیے ایک ہی کافی تھا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو وصیت کی ہے کہ میں آپ ﷺ کی جانب سے بھی قربانی کیا کروں۔ چناں چہ میں (آپ ﷺ کی طرف سے بھی) قربانی کرتا ہوں۔

قربانی کے تین دن ہیں

(۱۰) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی رَوَاهُ مَالِكٌ وَ قَالَ یَلعنِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب مِثْلَهٗ[2]

---

[1] رواہ ابوداؤد والترمذی مشکوٰۃ شریف ح ۱۳۷۸۔
[2] موطا مالک مشکوٰۃ شریف

نافع کہتے ہیں کہ ابنِ عمر نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد۔
یعنی دسویں تاریخ کے بعد دو دن تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

گائے اور اونٹ میں سات آدمی کی قربانی

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَ الْجُزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ[1]

حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گائے اور اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔

(۱۱) قربانی کے لیے صحابہ کرامؓ میں ریوڑ کی تقسیم

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَعْطَاہُ غَنَمًا یُقَسِّمُھَا عَلٰی اَصْحَابِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَصَابَنِیْ جَذْعٌ قَالَ ضَحِّ بِہٖ[2]

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ریوڑ بکریوں کا ان کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ وہ اس کو صحابہ پر قربانی کے لیے تقسیم کر دو۔ تقسیم کرنے کے بعد ایک بچہ (بکرا) باقی رہ گیا تو اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس کی قربانی کرلے۔

---

1 رواہ مسلم و ابوداؤد و اللفظ لہ

2 متفق علیہ۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ح ۱۳۷۲۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (تقسیم کے بعد) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے حصے میں ایک بچہ آیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔[1]

شرائط وجوب قربانی

قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں:

(۱) اسلام (غیر مسلم پر واجب نہیں)

(۲) اقامت (مسافر پر واجب نہیں)

(۳) حریت یعنی آزاد ہونا (غلام پر واجب نہیں) اس کے لیے مرد ہونا شرط نہیں عورتوں پر بھی واجب ہے۔ نابالغ پر نہ خود واجب ہے نہ اس کی طرف سے اس کے ولی پر واجب ہے۔

(۴) تونگری یعنی جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو اس پر عید کے دن صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے چاہے وہ مال تجارت ہو یا نہ ہو اور چاہے اس پر پورا سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو۔ (بہشتی زیور)

قربانی کے جانور

اونٹ، گائے، بکری کی تمام انواع (نر، مادہ)، خصی، غیر خصی کی

---

1 بخاری و مسلم مشکوٰۃ شریف

قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس، گائے میں شمار ہے اور بھیڑ یا دنبہ بکری میں۔ گائے، بھینس اونٹ ان سب میں سات آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں، جب کہ کسی کا ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اگر کسی گائے یا اونٹ میں سات یا اس سے کم آدمی شریک ہوئے تو سب کی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ یا زیادہ ہوئے تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔

جن کی شرکت سے کسی کی قربانی نہیں ہو گی

اگر کوئی حصہ دار بد عقیدہ ہے (قادیانی، شیعہ) تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہو گی۔

اگر کسی کی آمدنی صحیح نہ ہو سود کی رقم ہو یا رشوت وغیرہ کی رقم ہو تو بھی کسی حصہ دار کی قربانی صحیح نہیں ہو گی۔

اگر کسی کی نیت درست نہ ہو گوشت کی نیت سے قربانی کر رہا ہو تو بھی قربانی صحیح نہیں ہو گی۔

جانور کی عمر

اونٹ پانچ سال کا، گائے بھینس دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کی عمر والے کی بھی قربانی درست ہے۔

قربانی کے اوقات

(۱) قربانی کا وقت بقر عید یعنی دس ذوالحجہ کی طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ پہلا دن دس ذوالحجہ سب سے افضل ہے، پھر گیارہ ذوالحجہ کا، پھر بارہ ذوالحجہ کا درجہ ہے۔

(۲) بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں، ہاں دیہات یا قصبوں والے جہاں نماز عید نہ ہوتی ہو نماز فجر کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔

(۳) رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں، شاید اندھیرے میں کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) اگر بارہویں کے غروب آفتاب سے پہلے مقیم ہو یا تونگر ہو تو قربانی کرنا واجب ہے۔

(۵) قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اولیٰ ہے ورنہ کسی اور سے بھی کرانا جائز ہے۔

(۶) قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ۔

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِكَ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

(۷) زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، دل کا ارادہ بھی کافی ہے۔

(۸) اگر قربانی واجب ہو اور قربانی کے دن بغیر قربانی کیے گزر جائیں تو بعد میں بھیڑ یا بکری کی قیمت دے دی جائے اور اگر جانور خرید لیا گیا ہو تو بعینہ وہی خیرات کر دیا جائے۔

گوشت اور کھال کا حکم

(۱) قربانی دینے والا قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے خویش و اقارب، غنی و فقراء سب کو دے سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم از کم تہائی حصہ خیرات کر دے، اس سے کمی نہ کرے۔

(۲) اگر سات آدمی قربانی میں شریک ہوں تو گوشت اندازے سے نہ بانٹیں بلکہ صحیح تول کر تقسیم کریں، ورنہ گناہ ہو گا۔

(۳) قربانی کی کھال یا اس کی قیمت خیرات کر دیں اور ان لوگوں کو دیں جو زکوٰۃ و صدقہ فطر کے مستحق ہیں۔ قیمت میں جو پیسے ملیں وہی خیرات کر دیں، اگر تبدیل کر کے دیے تو بری بات ہے مگر ادا ہو جائیں

گے۔

(۴) کھال اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً اس سے رسی بنوائی یا چھلنی یا ڈول یا جائے نماز بنوائی۔ (بہشتی زیور)

(۵) گوشت یا چربی یا چمڑا قصائی یا کسی اور کو تنخواہ یا مزدوری میں دینا جائز نہیں۔

(۶) قربانی کی رسی جھول وغیرہ بھی خیرات کرنی چاہیے۔

(۷) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کی جائے تو اس قربانی کے گوشت میں سے کھانا، کھلانا اور بانٹنا سب درست ہے۔ جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ (بہشتی زیور)

تکبیرات تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک شہری مقیم کو ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔ جو یہ ہیں:

اللهُ اَکْبَرُ اللهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَکْبَرُ اللهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عید کی سنتیں

حجامت بنوانا، غسل کرنا، اچھے سے اچھا لباس پہننا (جو میسر ہو)، سرمہ لگانا، میسر ہو تو خوشبو لگانا۔

اس عید میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا چاہیے بلکہ افضل ہے کہ واپس آکر قربانی کرے اور اس کا گوشت کھائے۔

اس عید میں عید گاہ جاتے ہوئے بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھنا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

عید گاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا، واپسی پر عید گاہ جس راستے سے گیا تھا، اس کی بجائے دوسرے راستے سے آنا بھی سنت ہے۔

نماز عید کی نیت

دو رکعت نماز عِیدُ الْاَضْحٰی مع چھ تکبیرات واجب کے، بندگی اللہ تعالیٰ کی، منہ طرف قبلہ شریف کے، پیچھے اس امام کے۔

نماز عید کا طریقہ

پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے۔ مقتدی بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، پہلی دو بار تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسب معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں۔

دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرات کے بعد رکوع میں جانے

سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے۔ مقتدی حسب سابق اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ چوتھی بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

خطبہ

نماز عید کے بعد خطبہ ہوتا ہے جس کا سننا واجب ہے۔ کچھ لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عید گاہ سے چلے جاتے ہیں، خواہ خطیب کی آواز سنائی دے یا نہ دے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔

قربانی کے جانوروں کے نقائص وعیوب اور ان کے شرعی احکام

قربانی کے جانوروں کے عیوب اور ان کا شرعی حکم بالترتیب فہرست کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، تاکہ عیوب و نقائص کے سلسلے میں عموماً جو مشکل پیش آتی ہے ختم ہو جائے۔

نام عضو	کیفیت عیوب	شرعی حکم
ناک	ایک تہائی ناک کٹی ہوئی ہو	ناجائز
	ایک تہائی سے کم ناک کٹی ہوئی ہو	جائز
کان	پیدائشی دونوں کان نہ ہوں	ناجائز
	پیدائشی ایک کان ہو	ناجائز
	جس کے کان میں سوراخ ہو	جائز

نام عضو	کیفیت عیوب	شرعی حکم
	جس کے کان کو داغ دیا گیا ہو	جائز
	لمبائی میں پورا کان چرا ہوا ہو	مکروہ تنزیہی
	جس کے کان چھوٹے ہوں	جائز
	جس کے کان اگلی طرف سے کٹ کر لٹکے ہوئے ہوں	خلاف اولیٰ
	جس کے کان پچھلی طرف سے کٹ کر لٹکے ہوئے ہوں	خلاف اولیٰ
	مجموعی طور پر ایک تہائی یا زائد کان میں سوراخ ہوں	ناجائز
	مجموعی طور پر ایک تہائی سے کم کان میں سوراخ ہوں	جائز
	ایک تہائی یا زائد کان کٹا ہوا ہو	ناجائز
	ایک تہائی سے کم کان کٹا ہوا ہو	جائز
آنکھ	دونوں آنکھوں سے اندھی ہو	ناجائز
	ایک آنکھ سے نظر نہ آتا ہو	ناجائز
	جس کی پیدائشی آنکھیں نہ ہوں	ناجائز
	دن میں نظر نہ آئے اور رات کو نظر آتا ہو	جائز
	ایک آنکھ میں سفید موتیا ایک تہائی یا زائد ہو	ناجائز
	اگر ایک تہائی سے کم ہو	جائز
	آنکھ سے بھینگی ہو	جائز
سینگ	ایک یا دونوں سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں	جائز
	سینگ جڑ سے ٹوٹ جائے اور گودا نظر آئے	ناجائز
	سینگ جڑ سے ٹوٹ جائے اور گودا نظر نہ آئے	مکروہ تنزیہی

عبد الوحید الحنفی

نام عضو	کیفیت عیوب	شرعی حکم
	ایک تہائی یازائد سینگ کٹا ہوا ہو	جائز
	ایک تہائی سے کم سینگ کٹا ہوا	جائز
زبان	دنبی، بھیڑ، بکری کی زبان نہ ہو	جائز
	گائے بھینس کی زبان نہ ہو اور کھا نہ سکے	ناجائز
	گائے بھینس کی زبان نہ ہو اور کھا سکے	جائز
	گائے، بھینس کی زبان ایک تہائی یازائد کٹی ہو	ناجائز
	گائے بھینس کی زبان ایک تہائی سے کم کٹی ہو	مکروہ تنزیہی
دانت	جس کے تمام دانت ٹوٹ جائیں	ناجائز
	بعض دانت ٹوٹ جائیں اور گھاس نہ کھا سکے	ناجائز
	بعض دانت ٹوٹ جائیں اور گھاس کھا سکے	جائز
	پیدائشی دانت نہ ہو اور کھا نہ سکے	ناجائز
	پیدائشی دانت نہ ہوں اور کھا سکے	جائز
تھن	پیدائشی طور پر تھن نہ ہوں یا جس کے تھن خشک ہو جائیں	ناجائز
	بغیر مرض کے دودھ خشک ہو جائے	جائز
	ایک تہائی یازائد تھن کٹ جائیں	ناجائز
	ایک تہائی سے کم کٹے ہوں	جائز
	تھنوں کے سرے کٹے ہوئے یا ایک تہائی یازائد تھن کٹے ہوئے ہیں	ناجائز
	ایک تہائی سے کم کٹا ہوا ہو	جائز

نام عضو	کیفیت عیوب	شرعی حکم
	دنبی، بھیڑ، بکری کا ایک تھن نہ ہو یا ایک تھن مرض سے سوکھ، یا ضائع ہو جائے	ناجائز
	گائے، بھینس، اونٹنی کا ایک تھن نہ ہو یا ایک تھن ضائع ہو گیا ہو	جائز
	اگر دو تھن نہ ہوں یا دو تھن ضائع ہو جائیں یا دونوں کا دودھ سوکھ جائے	ناجائز
	اگر ایک تھن کا دودھ سوکھ جائے	جائز
ٹانگ	جس کی ایک ٹانگ یا دو، تین، یا چاروں کٹی ہوئی ہوں	ناجائز
	ایک پاؤں سے لنگڑا ہو، زمین پر رکھ سکے، اگر زمین پر رکھ سکے مگر چل نہ سکے	ناجائز
	اگر اس کے سہارے سے مذبح تک پہنچ سکے	جائز
دُم	ایک تہائی یا زائد دُم کٹ جائے	ناجائز
	ایک تہائی سے کم دُم کٹ جائے یا دُم کا درمیانی حصہ کٹ کر یا چر کر پار نکل گیا ہو	جائز
	پیدائشی طور پر دم نہ ہو	خلاف اولیٰ
چکتی	پیدائشی طور پر دنبی کی چکتی نہ ہو یا پیدائشی طور پر چھوٹی ہو	جائز
	ایک تہائی یا زائد چکتی ضائع ہو گئی ہو	ناجائز
	ایک تہائی سے کم چکتی ضائع ہو گئی ہو	جائز

بیماری وغیرہ کی صورت میں شرعی حکم

کھجلی	ایسا جانور جسے کھجلی ہو مگر موٹا تازہ ہو	جائز
	کھجلی کی وجہ سے دبلا ہو مگر چربی کچھ ہو	خلاف اولیٰ
	اور کھجلی کی وجہ سے چربی نہ رہے	ناجائز
کھانسی	ایسا جانور جسے کھانسی لگی ہو	جائز
بانجھ	جو بانجھ ہو گئی ہو	جائز
دبلی پتلی	جس کی ہڈیوں اور تلیوں میں گودا گھل گیا ہو	ناجائز
	جس کی ہڈیوں اور تلیوں میں گودا اور چربی باقی ہو	خلاف اولیٰ

قربانی کے دن تک مستحب عمل

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ اَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ شَيْئًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّ لَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ رَاٰى هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ[1]

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے اور تم میں سے کچھ لوگ قربانی کا ارادہ کریں تو نہ تو اپنے بال منڈوائیں نہ ترشوائیں نہ ناخن کٹوائیں۔ ایک اور روایت میں یہ

[1] رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۲۷۵

الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بقر عید کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھے اس کو چاہیے کہ نہ تو بال منڈوائے اور نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔(مسلم شریف)

قربانی کی استطاعت نہ ہو تو مستحب عمل

عَنْ عَبْدِاللهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَأَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِد اِلَّا مَيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيَ بِهَا قَالَ لَا وَ لٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَ اَظْفَارِكَ وَ تَقُصُّ شَارِبَكَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذَالِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا گیا ہے مجھ کو قربانی کے دن کو میں عید مقرر کروں۔ اللہ نے اس دن کو اس امت کے لیے عید ٹھہرا دیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے ہاں میحہ کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا وہ اس کی قربانی کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! لیکن تو اپنے بالوں کو منڈا یا ترشوا لے یا ناخنوں کو کٹوا لے اور لبوں کو ترشوا اور زیر ناف بالوں کو مونڈ، یہی

[1] رواہ ابوداؤد و نسائی مشکوٰۃ شریف ج ۱ ح ۱۳۹۴۔

تیری کامل قربانی ہے اللہ کے نزدیک۔[1]

اللہ تعالیٰ اپنی رضا عطا فرمائیں۔ اور سب مسلمانوں کو اس پر آخری سانس تک عمل کی توفیق نصیب کریں۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الکَرِیْم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

وَالحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

عبدالوحید الحنفی چکوال

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ ۲ اپریل ۲۰۲۳ء بروز اتوار

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

[1] ابوداؤد شریف نسائی مشکوٰۃ شریف

صداقت اہلسنّت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

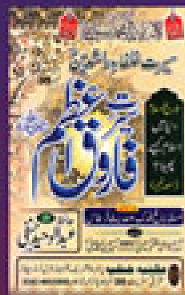

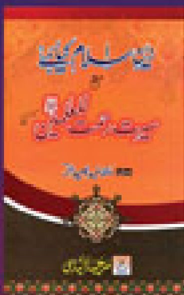
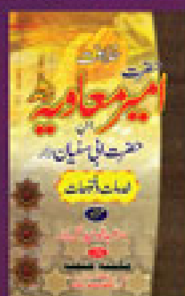

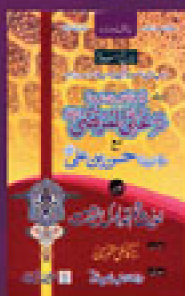
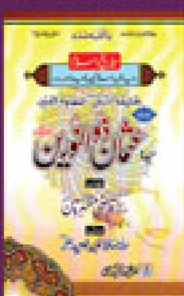
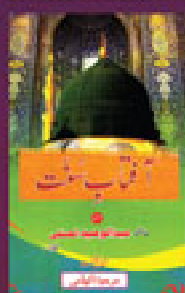

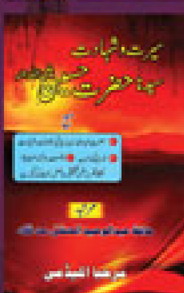

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وزٹ کریں:
www.alhanfi.com